

سلسلة مطبوعات كتب السنة النبوية

( ٦ )

هذا الكتاب يحتوي على كتابين جليلين

# ١- سنن الدارقطني

تأليف شيخ الإسلام هانئ عابد، الفقيه علم الأثر ومفتي دارالعلم

الإمام الكبير علي بن عمر الدارقطني

المولود سنة ٣٠٦ هـ الموافق سنة ٩١٥ م هجرية

وإنبط

# ٢- التعاليم لغني علي الدارقطني

تأليف المحدث العلامة

أبي الطيب محمد بن يحيى العطار الأرمزي

## الجزء الثاني

عنى بصحيفة ونسيف ورفيم وتحقيقه بحسب السنة النبوية وفاردها

السيد عبد الله هاشم يماني المدني

بالمدينة المنورة - الحجاز

١٣١٦ هـ - ١٩٦٦ م

دار المجاز للطباعة

٢١١ شارع الجيش - القاهرة

دينار الطاحي عن يونس عن الحسن ، عن أبي بكرة قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم :  
« إن الله عز وجل إذا تجلى لشيء من خلقه خشع له ، تابعه نوح بن قيس عن يونس  
ابن عبيد .

١٠ - حدثنا أبو سعيد الأصبغى ثنا محمد بن عبد الله بن نوفل ثنا عبيد بن يعيش ،  
ثنا يونس بن بكير عن عمرو (٧) بن شمر عن جابر ، عن محمد بن علي قال : إن لمهدينا آيتين لم  
تكونا منذ خلق السماوات والأرض ، تنكف القمر لأول ليلة من رمضان ، وتنكف  
الشمس في النصف منه ، ولم تكونا منذ خلق الله السموات والأرض .

١١ - حدثنا ابن أبي داود ثنا أحمد بن صالح ومحمد بن سلة قالنا ابن وهب ، عن عمرو  
ابن الحارث أن عبد الرحمن بن القاسم حدثه عن أبيه ، عن عبد الله (٨) بن عمر عن رسول الله  
صلى الله عليه وسلم قال : « إن الشمس والقمر آيتان من آيات الله لا ينسفان لموت أحد  
ولا حياته ، ولكنهما آيتان من آيات الله ، فإذا رأيتوها فصلوا . »

الأخيرة أعني : ولكن الله إذا تجلى لشيء الخ وإنما في سنن النسائي من حديث فييصة اللهلال  
ومن حديث الدعمان بن بشير ولفظه : إن الله عز وجل إذا بدا لشيء من خلقه خشع له ، وقد  
أطال الحافظ ابن القيم الكلام في معنى هذه الزيادة في كتابه مفتاح دار السعادة بما لا مزيد  
عليه . قوله : عمرو (٧) بن شمر عن جابر ، كلاهما ضعيفان لا يحتج بهما . قوله : عن عبد الله (٨)  
ابن عمر ، الحديث أخرجه الشيخان ، وأعلم أنه ثبت عن النبي صلى الله عليه وسلم في الكسوف  
والخسوف في كل ركعة بركوع ، وفي كل ركعة ركوعان ، وفي كل ركعة ثلاث ركوعات ،  
وأربعة ركوعات ، وخمسة ركوعات ، قال الحافظ في فتح الباري : وجمع بعضهم  
بين هذه الأحاديث بتعدد الواقعة ، وأن الكسوف وقع مراراً فيكون كل من هذه الأوجه  
جائزاً ، وإلى ذلك ذهب إسحاق بن راهويه ، لكن لم يثبت عنده الزيادة على أربع ركوعات ،  
وقال ابن خزيمة وابن المنذر والخطابي وغيرهم : يجوز العمل بجميع ما ثبت من ذلك ، وهو  
من الاختلاف المباح ، وقواه النووي في شرح مسلم . والله أعلم .

# مختصر تذكرة القُرطبي

تأليف

الأستاذ الشيخ أبي الواهب

عبد الواهب بن أحمد بن علي الأنصاري

الشافعي المصري المعروف بالشعراني

( ١١٣٣ هـ )

وبهامشه:

قرة العيون ومفرح القلب المحزون

للامام أبي الليث السمرقندي

مطبعة علي الباني بمصر وأولاده بمصر

١٣٥٨ / ١٩٣٩ / ٢ / ٦١١

من مكة إلى الشام لمحاربة عمرو بن محمد السيفي ومن معه من كلب ، ثم يقبذ جيشه ، ثم يوجد  
عمرو السيفي على أعلى شجرة على بحيرة طبرية ، والحجاب من خاب يومئذ من قتال كلب ولو بكلمة  
أو تكبيرة أو صيحة وفي الحديث أن حذيفة رضي الله عنه قل « يا رسول الله كيف يحل قتالهم  
وهم مسلمون . وحدثني قال النبي صلى الله عليه وسلم إنما يسلمون على ردة لأنهم خوارج ويؤذون  
برأيهم إن أخرج حلال ، ومع ذلك إنهم يحاربون الله قال الله تعالى - إنما جزاء الذين يحاربون  
الله ورسوله ويسعون في الأرض فسادا أن يقتلوا أو يصلوا - إلى آخر الآية . وفي الحديث أن  
رسول الله صلى الله عليه وسلم قال « ستفتح بعدي جزيرة تسمى بالأندلس فينتخب عليهم أهل  
الكفر فيأخذون أموالهم وأكثروا بلادهم ويسبون نساءهم وأولادهم ويتكلمون الأستار ويخربون  
الديار وترجع أ كثر البلاد فيافي وقفارا ، ويتخلى أكثر الناس عن دينهم وأموالهم ، فيأخذون  
أ كثر الجزيرة ولا يبقى إلا أقاليمها ، ويكون في الغرب المبرج والحرف ، ويستولى عليهم الجوع  
والثلاخ وتكثر الفتنة ويأكل الناس بعضهم بعضا . فعند ذلك يخرج رجل من لارب الأقبى  
من ولد فاطمة بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو الهدى القائم في آخر الزمان ، وهو أول أشراف  
الساسة . قال الامام القرطبي : وقد شاهدنا جميع هذه الأمور وعابناها في بلادنا لإخروج الهدى  
انتهي ، وفي حديث شريك « أن الشمس تكسف مرتين في رمضان قبل خروج الهدى » والله أعلم .

باب ما جاء أن الهدى يملك جبل الديلم والقسطنطينية ويستفتح رومية  
وأفلاكية وكنيسة الذهب ، وغير ذلك

روى ابن ماجه عن أبي هريرة رضي الله عنه قال رسول الله صلى الله عليه وسلم « ليلم يقب  
من الدنيا إلا يوم واحد لذلك الله عز وجل حق يملك رجل من أهل بيتي جبل الديلم والقسطنطينية »  
وإسناده صحيح « ثم إن الهدى ومن معه من المسلمين يأتون إلى مدينة أفلاكية وهي مدينة عظيمة  
على البحر فيكبرون عليها ثلاث تكبيرات . فيقع سورها في البحر بقدره الله عز وجل فيقتلون  
الرجال ويسبون النساء والأطفال ويأخذون الأموال ، ثم لك الهدى أفلاكية ويبني فيها المساجد  
وتعمر بعمارة أهل الاسلام ، ثم يسبون لى رومية والقسطنطينية وكنيسة الذهب فيستفتحون  
القسطنطينية ورومية ويقفون بها أربعين ألف مقاتل ويستفتحون بها سبعين ألف بكر ويستفتحون  
المدائن والمسجون ويأخذون الأموال ويقفون الرجال ويسبون النساء والأطفال ويأتون كنيسة  
الذهب فيجدون فيها الأموال التي كان الهدى قد أخذها أول مرة وهذه الأموال هي التي أردعها  
فيها ملك الروم فيصر حين غزا بيت المقدس فوجد في بيت المقدس هذه الأموال فأخذها واحتماها  
على سبعين ألف حيلة إلى كنيسة الذهب بأسرها كاملة كما أخذها ما قدس منها ثم . فيأخذ الهدى  
تلك الأموال ويردها إلى بيت المقدس زاد في رواية فقال حذيفة يا رسول الله لقد كان بيت المقدس عند  
الله عظيما جسيم الخطر عظيم القدر فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم : هو من أجل البيوت ابتناه  
الله على يد سامان بن داود عليهما الصلاة والسلام من ذهب وقضة ودر وياقوت وزمرد ، وذلك أن  
سامان بن داود عابها الصلاة والسلام سخر الله تعالى له خلق فأتوه بالذهب والقضة من العادن  
وأتوه بالياقوت والجواهر والزمرد من البحار فيفوضون كقائل الله تعالى - كل بناء وغواص - فلما  
أتوه بهذه الأصناف بناء منها فجعل فيه بلاطا من ذهب وبلاطا من فضة وأعمدة من ذهب وأعمدة  
من قضة وزينه بالمر والياقوت والزمرد وسخر الله تعالى له الجن فأتوه حتى بنوه من هذه الأصناف  
قال حذيفة ، فقلت يا رسول الله وكيف أخذت هذه الأشياء من بيت المقدس ؟ قال رسول الله

لتنظر كل حواره  
سيدها وهو لا يعلم فإن  
وجده في ظلام الليل  
يصلى تروح وتقول له  
أخدم تخدم واخدم  
تصعد ياسيدي رضع  
الله درجتك وتقبل  
لما كنتك وجمع بيني  
و بينك بعد أن تمش  
عمر أطول ولا رتني بعد  
ذلك في خدمة الملك  
الجليل ونيل أشواقنا  
منكم وترجع بعد  
ذلك إلى منازلنا في  
الجنة وأنتم في الدنيا  
لا تعلمون وما من  
مؤمن في الدنيا إلا وله  
في الجنة خدم وشهوان  
وجوار يروونه وهو  
لا يعلم فاذا وجدوه في  
الخدمة يفرحون وإدا  
وجدوه غابلا حزونا  
ثم يؤتونهم فواكه  
اللبانين التي لهم  
ويدخل ملك آخر ومعه  
تجعة فيها ألف من

۷ تیرہ روز بھگا۔ یہ ایک قوم پر اور سلطنت پر سلطنت چڑھائی ہو سکتی اور جبکہ جاگال بڑھنے اور  
 ۸ نوجوان آ رہے۔ لیکن سب اہل شہنشاہ کا شعور ہی ہو سکتی ہے۔ اس وقت تک صلوات  
 ۹ ہونے کے لئے پورا رہے اور نکل کر گئے اور میرے نام کی خاطر سب فوتیں تم سے عداوت  
 ۱۰ ہو گئی اور اس وقت غصہ سے ٹھوکر کھانے اور ایک دوسرے کو پورا دینے اور ایک دوسرے  
 ۱۱ سے عداوت کی گئی۔ اور بہت سے ٹھوکرے بھی لگائے اور بہت بڑی لڑائی ہو گئی۔  
 ۱۲ رہے وہی کے بڑھ جانے سے بہت بڑی کی محبت ٹھنڈی پڑ جائیگی۔ مگر پورا ایک برلاشت  
 ۱۳ رہی وہ نجات پا گئے۔ اور بادشاہی کی اس خوشخبری کی ساری تمام دنیا میں ہوئی تاکہ سب  
 ۱۴ اہل قوموں کے لئے کراہی ہو۔ تب فاتح ہو گا۔

۱۵ پس جب تم اس اہل نڈال والے کو کہو پھر پورا کرنا اور اپنی ہی کی محبت پورا پھر تمہیں تمام  
 ۱۶ میں پورا پورا رکھو (جسے والا سمجھ لے) تو پورا پورا نہیں ہوں وہ پہلوں پر ہلکے ہاتھ لیتے  
 ۱۷ اور نکلے پورا ہوں۔ پھر اسباب لے کر آجیئے۔ مگر اس سے اور جو نصیب میں ہو وہ اپنا پورا لیتے  
 ۱۸ اور نکلے پورا ہوں۔ مگر اس میں ان پر جو ان دنوں میں غالب ہوں اور وہ وہ پالی ہوں۔ وہ پس  
 ۱۹ کے لئے کو کہو مالوں میں یا بہت سے دن بھگانے پڑے۔ یہی کو اس وقت اپنی ہی نصیب  
 ۲۰ میں کو کہو مالوں میں یا بہت سے دن بھگانے پڑے۔ یہی کو اس وقت اپنی ہی نصیب  
 ۲۱ میں کو کہو مالوں میں یا بہت سے دن بھگانے پڑے۔ یہی کو اس وقت اپنی ہی نصیب  
 ۲۲ میں کو کہو مالوں میں یا بہت سے دن بھگانے پڑے۔ یہی کو اس وقت اپنی ہی نصیب  
 ۲۳ میں کو کہو مالوں میں یا بہت سے دن بھگانے پڑے۔ یہی کو اس وقت اپنی ہی نصیب  
 ۲۴ میں کو کہو مالوں میں یا بہت سے دن بھگانے پڑے۔ یہی کو اس وقت اپنی ہی نصیب  
 ۲۵ میں کو کہو مالوں میں یا بہت سے دن بھگانے پڑے۔ یہی کو اس وقت اپنی ہی نصیب  
 ۲۶ میں کو کہو مالوں میں یا بہت سے دن بھگانے پڑے۔ یہی کو اس وقت اپنی ہی نصیب  
 ۲۷ میں کو کہو مالوں میں یا بہت سے دن بھگانے پڑے۔ یہی کو اس وقت اپنی ہی نصیب  
 ۲۸ میں کو کہو مالوں میں یا بہت سے دن بھگانے پڑے۔ یہی کو اس وقت اپنی ہی نصیب  
 ۲۹ میں کو کہو مالوں میں یا بہت سے دن بھگانے پڑے۔ یہی کو اس وقت اپنی ہی نصیب  
 ۳۰ میں کو کہو مالوں میں یا بہت سے دن بھگانے پڑے۔ یہی کو اس وقت اپنی ہی نصیب  
 ۳۱ میں کو کہو مالوں میں یا بہت سے دن بھگانے پڑے۔ یہی کو اس وقت اپنی ہی نصیب

۳۷

انجیل مقدس

متی رسول کی معرفت لکھی گئی

ناشر: پاکستان پبلس سوسائٹی

تاریخی: لاہور: فون: 53421



کے اور یہی تو سستی ان ماعین کی توجیح کے دن لینے کسوت غس کر دواؤں تیرے درخسوت قر۔ تادیمان میں  
 (جو کل تخریف معارف قرآن داسرہ فرما جا سکو جو ہے اور دونوں نمازین خسوت اور کسوت کی مدد ما۔ وہ سہ  
 مسنونہ شریعہ اسلام کے انہوں نے ادا کیں نہ اس تہدی موجود کے ساتھ جبکہ واسطے ایسی کیسوت میں یہ دونوں  
 نشان عظیم الشان روزانہ سے اللہ تعالیٰ نے مقرر فرمائے ہے اور اب وہ واقعہ ہو گئے اس ماجرنے نماز مسنونہ  
 کسوت کی بلکہ حضرت مہدی و مسیح موجود جماعت سے پرانی اور نیز خطبہ مسنونہ و ماہ استغفار اور دیگر وعظ و خطبہ  
 متعلقہ خسوت و کسوت کی پر بار تفسیر آیت و حدیث معنویہ کی بلکہ حضرت اقدس ماضین کو سنانی اور حضرت اقدس نے  
 جو قصیدہ عربی اس اجتماع خسوت و کسوت کے بارہ میں اتنا فرمایا اور کسوت رحیمہ اردو کے ساتھ نکات و اسرار استشفہ  
 اسکے کے اس ماجرنے بیان کیا جس سے حاضرین جماعت ایسی متاثر ہوئی کہ کوئی شخص انہیں سے باقی نہ رہتا جس نے  
 انصر و خشوع سے گریہ و زاری نہ کی جو یہ قصیدہ عربی دو گیز تخریج حضرت اقدس نے اس باکس تخریر فرمایا ہے  
 وہ حصہ دوم نوافل میں منضم ہو کر انشا اللہ تعالیٰ مغرب ناظرین کیلئے مانند کمال الجواہر کے جالی البصار ہو گا اور  
 نیز حکم و تلازمین میں کما مل الکوام نصیب کے اردو میں ہی ایک ساتھ ہی بالعقول المرذت فی اجتماع  
 الخسوت و الکسوت اس ماجرنے مرتب کیا ہے حسین کام شکوٹ شہادت مخالفین کے جو اس میں گونی مجیز  
 صادق پر الکوٹا ہر وارد ہوتے معلوم ہوتے ہیں زائل کون ہیں اور علم توفیق و تطبیق میں الاماریت سے بقیادہ محمدیہ گفتگو  
 کی ہے اور ہی مطب سیا لکوٹ پنجاب لکڑ میں پہنچ چکا ہے انشا اللہ العزیز بہت قریب طبع ہو کر شائع ہو گا کیونکہ حضرت  
 اقدس نے اس ترتیب سالہ توفیق میں لکراوات گو بہت بلند فرمایا ہے اب خدمت میں ناظرین کو گوارا ہے کہ ان دونوں  
 نشانی کے ظاہر ہونے کے الزامات حضرت اقدس کو پوری ہو گئے اور واسطہ حیرانہ اللہ تعالیٰ آئندہ ہی پورے ہو کر رہیں گے  
 دیکھو یہ سے یہ ایہام حضرت اقدس کو ہو چکا تھا جو رسالے شہرہ میں شائع ہو چکا ہے نون نقل علیک ایات من السماء  
 و تفرق لاعداء کل مفرق حکم اللہ الرحمن الخلیفۃ اللہ السلطان یہ کیسا پورا ہو گیا ہے پیر ایسا کہ اگر آسان کا انکار کے  
 ساتھ نہ بتا تو اس مہدی کو جو عدنان کا المہدی لا عیسے بن مومین کا ہے یہ ایہام ذیل کیوں ہوا تھا۔  
 علی عندی شہادۃ من اللہ و معاد جند السموات و الارضین فغان ان لقان و تعرفت بین الناس صل  
 علی محمد و آل محمد سید ولد آدم و خاتم النبیین بیسط الارض پر کوئی لکھا اور شہری اتنی رطوبت جس جگہ جاوے

جو کہ ہر لکھنے کے بار میں زمین کا ہی حصہ نصیب ہوتا ہے ۱۲-۴  
 آسان سے آریں اور تمام زمینیں وین اسلام کو پورے کرے کہ میں ہی مکہ ہے لہذا جو فرمایا ہے اس کے تفسیر سے لکھو  
 جو آسمانی سلطنت کا ارشاد ہے ۱۲-۵  
 آسمانوں اور زمینوں کو لکھیں جس پر برف تریسے کہ تری سرد کیا ہے اور تمام آسمانوں میں تو یہی آماجواہی اور درود پہنچ  
 اور پھر آواز لے لے جو سزا ہی آدم کے میں ان تہمتیں میں جو کوئی نبی یا پادشاہ قیامت نہیں آوے گا ۱۲-۵

اور مجدد نادانی کا ذکر و تذکرہ پہر اگر ہم محدث جو چند پہلے لہا مومن کی مسرت پہنچا کہ اس حضرت کے غنفل  
 انجاس سے شایہ تھا تو یہ دونوں عظیم الشان شخصے کے نام نہ لیں کہ ان کے ہر ایک خصوصاً بلا و مہندستان اور مرہٹے  
 اطراف میں بنی طور تمام ان دونوں نشانوں کا جو اپنے مخصوص بنیاد میں کیوں کہ شمس شہر جو کہ قلعہ میں بر سر زمین  
 برین دلیل خلعت پورا ہوا تھا لہا ہم جو مدت کے شائع ہو گیا، رکھنے میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا کہ غلط و نادر اور اگر  
 آنحضرت مسلم کی ہر حق مرضی اس زمانہ میں اور موسم قرون میں شروع اسلام کا وہ باغبان نہیں تھا تو ایسے نشانوں کی بارش  
 آسمانی سے اسکا گلستان جو مسارت قرآنی ہے اور پستان جو اسرار قرآنی ہے کیوں کہ سرسبز کیا جاتا ہے جس پورا جواد  
 الہامی کے جو مدت سے شہر ہو چکا ہے یا احکام انت معرادی یعنی غرمت کرنا تک بیدلی انکان الناس عجیباً قل حوالہ  
 عجیبہ جینی من نشانہن عیاضہ کالیسما یفعل ہم یسلون ہا یہا ان ظہرین چکر ہر ایک مکر کا ظہر اللہ تعالیٰ کے  
 نزدیک ہے وقت پہر اہوا ہے کہ انان دکھ اور مستقر ہیں ان دونوں نشانوں کا وقت جو علم الہی میں مقرر تھا وہ یہی  
 وقت ہندی موجود کا تھا کیونکہ تعالیٰ نے اپنے وقت پر ظاہر فرمایا ہے وہ زور اور حملے تکلی نسبت بت گیارہ بارہ سال

سیر الہام پہ چکا ہے دنیا میں ایک نذر یا ہر دنیا نے ہلکے تیرا کیا لیکر مناسکے قبول کر گیا اور بڑی زور اور طوفانے اسکی سپاہی  
 ظاہر کر دیا ہے تمام اہل بصیرت بروشنی کہ صدی تیسویں ایک ایسی صدی گذری جو تمام فتون یعنی آفات و فتنوں کا  
 ایک مخزن اور مجموعہ تھی اس صدی میں قوع قدر ہندی کی کوئی شخص معذرا ناچار کہتا ہے ہیں تیرہویں صدی کے شاہدات  
 دینی اور صلاح و نبوی پر جہاں بصیرت اپنی نظر ڈالے تو اسکی نظر میں کوئی صدی گذشتہ صدیوں میں کوئی نظیر نہ ملے گی  
 اس صدی کی علماء کو یہی اشارہ انتظار تھا کہ اب چودہویں صدی میں ہندی وسیع سرحدوں پر آئے گئے بناتاک کہ اکثر میں حضرت  
 نواب صدیق حسن خان صاحب فرودس ہشتیاں نے اپنے کلتر سالوں فارسی اور دخل حج کلکراتی آثار الیقینا سے قریب الساعہ  
 حدیث النافیہ وغیرہ میں یہ سببنا انتظار اور ہشتیاں بالاطیاق نسبت ظہور ہندی وسیع کے تحریر فرمایا ہے کہ اگر اللہ جل  
 العلیک باوجود اس تاکید ہی وعدہ الہی کے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ سموت کر گیا ہر صدی کے سر پر ایک ایسے شخص کو کہ اس  
 اسکے واسطے اسکے دین اسلام کو تجدید کریں لہذا بے کثرت فتن اور شدت آفات و محس کے اس اللہ تعالیٰ نے جسکی نشان  
 و ایضاً الیاد ہی اس جو وہوں صدیوں میں بجا ہندی وسیع موجود کر ایک ایسا شخص پیدا کیا جو کہ فرمایا کہ اگر اور دعا لیا  
 ہے کیا وعدہ الہی کا ایثار یوں ہی ہوا کرتا ہے اور اس ضمن میں کہم کے شان سے ہی دستگیری امت کی گئی اور پھر اسی  
 بس نہیں وہ دونوں عظیم الشان جو واسطے ہندی موجود کر سدازل سے مقرر کر رہے تھے اور جسے آسمان اور زمینوں کو  
 پیدا کیا ہے وہ دونوں ظاہر نہیں کرتے کہ یہ وہ صدی کی واسطے تھیں تو اب نغز بان اللہ تعالیٰ کو ایسی رحمت  
 اور بے اہونی کو وہ دونوں نشان اسی دجاں کو دیدے تک ان واسطے سفیر ہی اسے صحت محمدیہ پور کر نہیں ہو سکتا اور  
 اللہ تعالیٰ کا قول نہیں بدل سکتا ہے اب سنا ہے کہ ہر ایک کے الہام جو مدت سے شائع ہو رہا ہے لا مبدل لفظ اللہ نظر





# THE STORY OF ECLIPSES

*SIMPLY TOLD FOR GENERAL READERS.*

WITH ESPECIAL REFERENCE TO THE TOTAL ECLIPSE  
OF THE SUN OF AUGUST 30, 1905.

BY

GEORGE F. CHAMBERS, F.R.A.S.

*Of the Inner Temple, Barrister-at-Law.*

AUTHOR OF

"THE STORY OF THE SOLAR SYSTEM"; "THE STORY OF THE STARS";

"A HANDBOOK OF DESCRIPTIVE ASTRONOMY," ETC.

LONDON: GEORGE NEWNES, LTD.

SOUTHAMPTON STREET, STRAND

1902.

would always happen year after year in the same pair of months for us on the Earth. But the operative effect of the shifting of the nodes is to displace backwards the eclipse seasons by about 20 days. For instance in 1899 the eclipses seasons fall in June and December. The middle of the eclipse seasons for the next succeeding 20 or 30 years will be found by taking the dates of June 8 and December 2, 1899, and working the months backwards by the amount of 19 1/2 days for each succeeding year. Thus the eclipse seasons in 1900 will fall in the months of May and November; accordingly amongst the eclipses of that year we shall find eclipses on May 28, June 13, and November 22.

Perhaps it would tend to the more complete elucidation of the facts stated in the last half dozen pages, if I were to set out in a tabular form all the eclipses of a succession, say of half a Saros or 9 years, and thus exhibit by an appeal to the eye directly the grouping of eclipse seasons the principles of which I have been endeavouring to define and explain in words.

1894.	March 21.	☽	March 29.	*
	April 6.	☽	Sept. 22.	**
	Sept. 15.	☽	March 18.	*
	Sept. 29.	☽		
1895.	March 11.	☽		
	March 26.	☽		
	Aug. 20.	☽		
	Sept. 4.	☽	Sept. 4.	**
	Sept. 18.	☽		

Approximate Mid-interval.

1896.	Feb. 13.	☽	Feb. 20.	*
	Feb. 28.	☽		
	Aug. 9.	☽	Aug. 16.	**
	Aug. 23.	☽	Feb. 1.	*
1897.	July 1.	☽	July 29.	**
	July 29.	☽		
1898.	Jan. 7.	☽	Jan. 14.	*
	Jan. 22.	☽		
	July 3.	☽	July 10.	**
	July 18.	☽		
	Dec. 13.	☽		
	Dec. 27.	☽	Dec. 27.	*
1899.	Jan. 11.	☽		
	June 8.	☽	June 15.	**
	June 23.	☽		
	Dec. 2.	☽	Dec. 9.	*
	Dec. 16.	☽		
1900.	May 28.	☽	June 5.	**
	June 13.	☽		
	Nov. 22.	☽	Nov. 22.	*
1901.	May 3.	☽	May 10.	**
	May 18.	☽		
	Oct. 27.	☽	Nov. 3.	*
	Nov. 11.	☽		
1902.	April 8.	☽	April 22.	**
	April 22.	☽		
	May 7.	☽		
	Oct. 17.	☽	Oct. 24.	*
	Oct. 31.	☽		

Approximate Mid-interval.

The Epochs in the last column which are marked with stars (\*) or (\*\*) as the case may be, represent corresponding nodes so that from any

جی۔ ایف۔ چیمبر کی کتاب THE STORY OF ECLIPSES کے صفحہ ۳۲ کا عکس جس میں حسب پیشگوئی رمضان المبارک ۱۲۹۴ھ، ۱۲۹۵ھ، ۱۳۱۱ھ، ۱۳۱۲ھ، ۱۳۱۳ھ میں چاند اور سورج گرہن درج ہیں۔

CANON  
DER  
FINSTERNISSE

VON

HOFRATH-PROF. TH. RITTER v. OPOLZER,  
WIRKLICHEN MITGLIEDE DER KAISERLICHEN AKADEMIE DER WISSENSCHAFTEN.

HERAUSGEGEBEN VON DER

MATHEMATISCH-NATURWISSENSCHAFTLICHEN CLASSE

DER

KAISERLICHEN AKADEMIE DER WISSENSCHAFTEN

ALS

LII. BAND IHRER DENKSCHRIFTEN.

MIT 160 TAFELN.



WIEN.

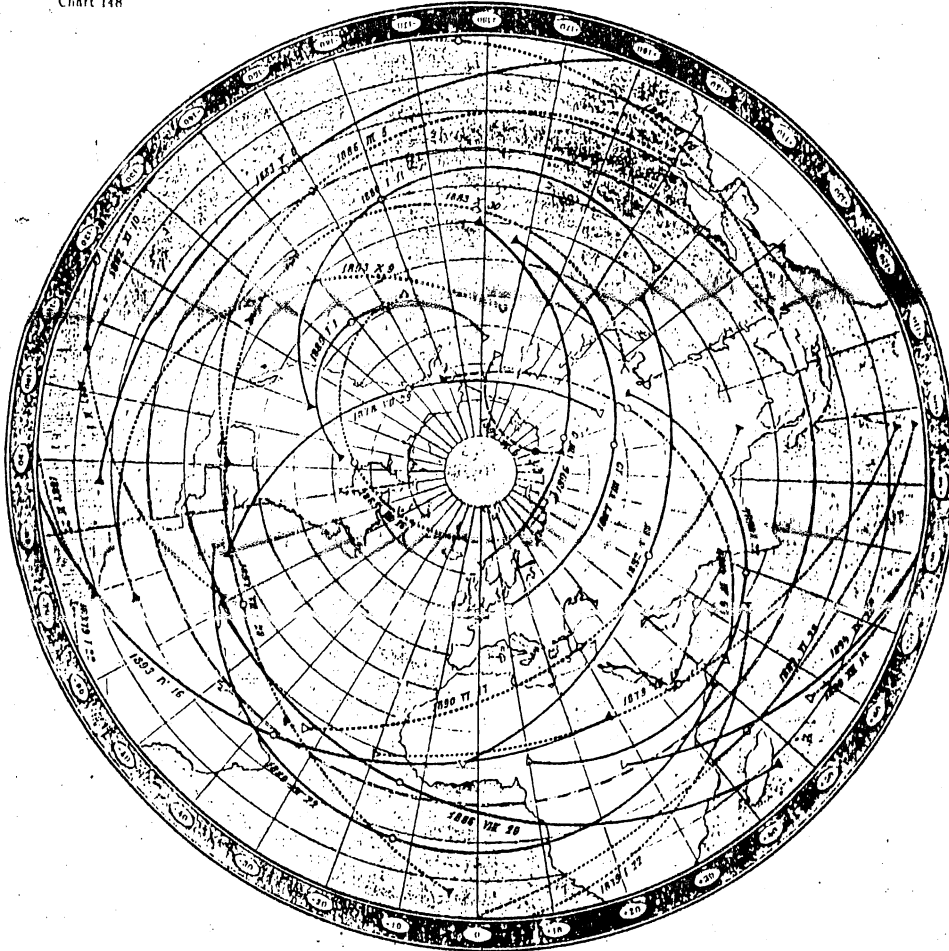
AUS DER KAISERLICH-KÖNIGLICHEN HOF- UND STAATSDRUCKEREI.

IN COMMISSION BEI KARL GEROLD'S SOHN,

BUCHHÄNDLER DER KAISERLICHEN AKADEMIE DER WISSENSCHAFTEN.

1887.

CANON DER FINSTERNISSE طائیفیل کتاب



— totale  
- - - - ringförmige  
- - - - ringf-totale

Sonnenfinsternisse

Gregorian Calendar

• Anfangspunkt  
• Mittelpunkt event • Mittelnachtspunkt  
• Untergangspunkt

(1877 III 16 to 1898 I 22)

پروفیسر پالزبر کی کتاب *CANON DER FINSTERNISSE* کے چارٹ نمبر ۱۴۸ کا  
عکس جس میں ۶ اپریل ۱۸۹۴ء (۱۳۱۱) کے سورج گرہن کے علاقہ کو دکھایا گیا ہے۔